

## کرشن چندر کی افسانہ نگاری کا منفرد رنگ: حقیقت و رومانیت کا امتزاج و فنی اظہار

### The Unique Style of Krishna Chandra Short Story Writing: The Amalgamation and Artistic Expression of Realism and Romanticism

ڈاکٹر فرحانہ اعظمی

**Dr. Farhana Azmi**

Head, Dept. of Urdu,

Mungsaji Maharaj Mahavidyalaya, Darwha, District, Yavatmal,

Email: [dr.farhanaazmi@gmail.com](mailto:dr.farhanaazmi@gmail.com)

#### تلخیص: Abstract

یہ تحقیقی مقالہ بیسویں صدی کے ایک نمایاں اردو فکشن نگار اور ترقی پسند تحریک کی ایک اہم شخصیت کرشن چندر (1914ء-1977ء) کے افسانوں میں حقیقت اور رومانیت کے منفرد امتزاج کا جائزہ لیتا ہے۔ اگرچہ ان کی ادبی جڑیں سماجی حقیقت نگاری میں گہری پیوست تھیں، جہاں وہ غربت، استحصال، اور سیاسی بدحالی جیسے موضوعات کو بے لاگ دیانتداری سے پیش کرتے تھے، کرشن چندر نے رومانیت کے عناصر، جیسے فطرت کی منظر کشی، جذباتی گہرائی، اور ایک شاعرانہ اسلوب کو غیر معمولی مہارت سے شامل کیا۔ یہ مقالہ کرشن چندر کے اس امتزاج کو حاصل کرنے کے لیے اختیار کی گئی فنی حکمت عملیوں کا تجزیہ کرتا ہے، جس میں حقیقت پسندانہ پس منظر کو رومانوی منظر کشی کے ساتھ جوڑنا، کرداروں کو حقیقی زندگی کی مشکلات اور مثالی آرزوؤں دونوں کے ساتھ پیش کرنا، پلاٹ کی ایسی تعمیر جو سماجی حقیقت کو جذباتی یا علامتی بیانیے سے جوڑتی ہے، اور زبان کا وہ مخصوص استعمال جو صحافیانہ وضاحت کو شاعرانہ نغمگی سے ہم آہنگ کرتا ہے، شامل ہیں۔ منتخب افسانوں/افسانوں کے مجموعے جیسے "ان دوتا"، "کشمیری کہانیاں"، "ایک گدھے کی سرگزشت" اور دیگر کے تفصیلی مطالعے کے ذریعے، یہ مقالہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ امتزاج کس طرح ان کے بیانیوں کی گہرائی، وسعت، اور جذباتی تاثیر کو بڑھاتا ہے، اور انہیں ان کے ہم عصروں سے ممتاز بناتا ہے۔ مقالہ کرشن چندر کے اسلوب پر تنقیدی آراء کا بھی جائزہ لیتا ہے، اور اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ ناقدین نے اس امتزاج کو کس طرح دیکھا ہے۔ بالآخر، یہ مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ کرشن چندر کا حقیقت اور رومانیت کا منفرد امتزاج ان کی فنکارانہ مہارت اور انسانی نقطہ نظر کا ثبوت ہے، جس نے اردو افسانے کے ارتقاء میں نمایاں کردار ادا کیا۔

#### کلیدی الفاظ: Key Words

کرشن چندر، اردو افسانہ، حقیقت نگاری، رومانیت، امتزاج، فنی مطالعہ، ادب، ترقی پسند تحریک، منظر نگاری، کردار نگاری، اسلوب، تنقیدی آراء۔

#### 1. مقدمہ:

اردو فکشن کی تاریخ میں کرشن چندر (۱۹۱۴ء-۱۹۷۷ء) ایک تابناک ستارے کی مانند ہیں۔ ان کا شمار بیسویں صدی کے ان اہم ترین افسانہ نگاروں اور ناول نگاروں میں ہوتا ہے جنہوں نے اردو ادب کے ارتقاء پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ کرشن چندر کا ادبی سفر ایک ایسے عہد میں شروع ہوا جب ہندوستان سیاسی، سماجی اور معاشی سطح پر گہری تبدیلیوں سے گزر رہا تھا اور ادبی افق پر ترقی پسند تحریک کا آفتاب پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ [1] یہ تحریک ادب کو زندگی اور معاشرے کا آئینہ دار بنانے، سماجی مسائل کی عکاسی کرنے، اور استحصال کے خلاف آواز بلند کرنے پر زور دیتی تھی۔ کرشن چندر نے اس تحریک کے بنیادی اصولوں کو مکمل طور پر اپنایا اور اپنے قلم کو سماجی بیداری اور اصلاح کا ذریعہ بنایا۔ ان کے افسانوں میں غربت، افلاس، بھوک، طبقاتی کشمکش، اور سماجی ناہمواری کے مسائل کو جس حقیقت پسندانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے، وہ اردو ادب میں کم ہی نظر آتا ہے۔ [2] ان کی ابتدائی اور درمیانی دور کی بیشتر تحریریں اسی سماجی حقیقت نگاری کا عکاس ہیں۔

تاہم، کرشن چندر کا فن صرف حقیقت پسندی تک محدود نہیں تھا۔ اردو ادب کی روایت میں رومانیت کا ایک مضبوط اور دیرینہ رجحان بھی موجود تھا، جو فطرت کی خوبصورتی، انسانی جذبات کی گہرائی، انفرادیت، اور تخیل کی پرواز کو اہمیت دیتا تھا۔ یہ رجحان اردو غزل، نظم، اور داستان میں اپنی جڑیں رکھتا تھا۔ [3] کرشن چندر نے اس رومانی روایت کے عناصر کو بھی اپنے فن کا حصہ بنایا اور انہیں اپنے حقیقت پسندانہ بیانیے کے ساتھ اس طرح غیر معمولی مہارت سے آمیخت کیا کہ ایک منفرد فنی اسلوب وجود میں آیا۔ ان کے افسانوں میں کشمیر کی حسین وادیوں کے دلکش مناظر، انسانی جذبات کی لطیف کیفیات، اور ایک شاعرانہ و نغمہ نگاری بھر اسلوب ملتا ہے جو ان کے فن کو ایک خاص دلکشی اور وسعت عطا کرتا ہے۔ [4]

حقیقت پسندی اور رومانیت بظاہر متضاد ادبی رجحانات ہیں۔ حقیقت پسندی خارجی دنیا کی عکاسی پر زور دیتی ہے جبکہ رومانیت داخلی احساسات اور تخیل کو اہمیت دیتی ہے۔ ناقدین نے طویل عرصے تک ان کے تضاد پر بحث کی ہے۔ [5] تاہم، کرشن چندر نے ان دونوں کو اس کمال سے یکجا کیا کہ ان کا فن نہ تو محض خشک حقائق کا انبار بن سکا اور نہ ہی محض خیالی پرواز۔ انہوں نے زندگی کی تلخیوں اور خوبصورتیوں کو، سماجی مسائل اور انسانی جذبات کو، واقعیت اور تخیل کو ایک ہی کیونوس پر پیش کیا۔ یہ امتزاج کرشن چندر کی انفرادیت اور ان کے فن کی گہرائی کا ثبوت ہے، جو انہیں اپنے ہم عصروں سے ممتاز بناتا ہے۔ یہ امتزاج کرشن چندر کی تخلیقی شخصیت کا عکاس ہے، جو زندگی کی پیچیدہ اور کثیر الجہتی حقیقتوں کو بیک وقت فکری اور جذباتی سطح پر محسوس کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ [6]

یہ مقالہ کرشن چندر کے افسانوں میں حقیقت نگاری اور رومانیت کے اس انوکھے امتزاج کا فنی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ اس تحقیق کا بنیادی مقصد یہ جاننا ہے کہ کرشن چندر نے کون سی فنی تکنیکیں استعمال کیں تاکہ ان دو بظاہر متضاد ادبی رویوں کو اپنے افسانوں میں ہم آہنگ کر سکیں۔ مقالے میں کرشن چندر کے چند نمائندہ افسانوں کا گہرائی سے تجزیہ شامل ہو گا تاکہ اس امتزاج کے مختلف پہلوؤں کو عملی طور پر واضح کیا جاسکے۔

مقالے کا دائرہ کار کرشن چندر کی افسانہ نگاری کے منتخب پہلوؤں تک محدود ہے اور یہ صرف حقیقت اور رومانیت کے امتزاج کے فنی پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرے گا۔ مقالہ درج ذیل ابواب پر مشتمل ہو گا: 1. کرشن چندر کے افسانوں میں حقیقت نگاری کے بنیادی پہلو۔ 2. کرشن چندر کے افسانوں میں رومانیت کے عناصر۔ 3. حقیقت اور رومانیت کا فنی امتزاج: تکنیکی تجزیہ۔ 4. منتخب افسانے: امتزاج کا عملی مطالعہ۔ 5. کرشن چندر کے امتزاجی اسلوب پر تنقیدی آراء۔ 6. حاصل بحث۔ یہ ابواب مل کر کرشن چندر کے فن میں حقیقت اور رومانیت کے امتزاج کی نوعیت، اس کے فنی مظاہر، اور اس کی ادبی اہمیت کو واضح کریں گے۔

## 2. کرشن چندر کے افسانوں میں حقیقت نگاری کے بنیادی پہلو

کرشن چندر کا شمار اردو کے اہم حقیقت پسند افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ ان کی افسانہ نگاری کا بنیادی مقصد زندگی اور معاشرے کے تلخ حقائق کو بے نقاب کرنا، اور قاری میں سماجی شعور بیدار کرنا تھا۔ ان کی حقیقت نگاری کا دائرہ بہت وسیع ہے اور یہ ہندوستان کے معاشرے کے مختلف طبقات اور علاقوں کو محیط ہے۔ [1]

### 2.1. سماجی اور معاشی حقیقت نگاری:

کرشن چندر نے اپنے افسانوں میں غربت، افلاس، بھوک، اور معاشی استحصال کی گہرائی سے تصویر کشی کی۔ وہ کسانوں، مزدوروں، اور شہروں کے غریب باسیوں کی زندگی کے مسائل کو بڑی درد مندی اور گہرائی سے پیش کرتے ہیں۔ "ان داتا" ہندوستان میں قحط اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی انسانی مصیبتوں کا ایک لرزہ خیز مرقع پیش کرتا ہے۔ [5]

یہ افسانہ جاگیرداروں کے ظلم، حکومت کی بے حسی، اور بھوک سے مرتے ہوئے کسانوں کی حالت کو بڑی شدت سے بیان کرتا ہے۔ کرشن چندر طبقاتی کشمکش اور سماجی نا انصافی کو بے نقاب کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ وہ مزدوروں اور کسانوں کے استحصال، اور امیروں کی دولت پرستی کو بڑے حقیقت پسندانہ انداز میں بیان کرتے ہیں، جو ان کے گہرے سماجی شعور کا عکاس ہے۔ [2] "جننا بھتی رہی" جیسے افسانے غریب ماہی گیروں کی زندگی اور ان کے معاشی مسائل کی حقیقت پسندانہ عکاسی کرتے ہیں۔ [6] "کالو بھنگی" جیسے افسانے سماج کے پس ماندہ طبقوں کی زندگی اور ان کے مسائل کو پیش کرتے ہیں، جو کرشن چندر کی سماجی حقیقت نگاری کی ایک عمدہ مثال ہے۔ [7]

### 2.2. سیاسی اور تاریخی حقیقت نگاری:

کرشن چندر نے اپنے دور کے اہم سیاسی اور تاریخی واقعات کو بھی اپنے افسانوں کا موضوع بنایا۔ تقسیم ہند کا المیہ اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی انسانی مصیبتیں ان کے کئی افسانوں کا مرکزی خیال ہیں۔ [8] "پشاور ایکسپریس" تقسیم کے خون آلود واقعات، فرقہ وارانہ فسادات، بے گھری، اور انسانی تعلقات کی شکست و ریخت کی

ہولناک تصویر پیش کرتا ہے۔ [7] یہ کہانیاں محض تاریخی واقعات کا بیان نہیں، بلکہ ان واقعات کے انسانی قیمت اور ان کے کرداروں پر مرتب ہونے والے گہرے نفسیاتی اثرات کو بھی پیش کرتی ہیں۔ جنگ اور اس کے اثرات، سیاسی بدعنوانی، اور سماجی بے چینی بھی ان کے افسانوں میں ملتی ہے۔ [9]

### 2.3. نفسیاتی حقیقت نگاری:

کرشن چندر کی حقیقت نگاری صرف خارجی حالات تک محدود نہیں رہتی، بلکہ کرداروں کی نفسیات اور ان کے داخلی رد عمل کو بھی شامل کرتی ہے۔ وہ کرداروں کے خوف، امید، آرزوئیں، اور مایوسی کو حقیقت کی روشنی میں دکھاتے ہیں۔ غربت اور مصیبت کا تجربہ انسانی ذہن اور جذبات پر کیا اثر ڈالتا ہے، اس کی عکاسی ان کے فن کا ایک طاقتور پہلو ہے۔ [10] وہ انسان کی کمزوریوں، اس کی آرزوؤں، اس کے خوف اور امیدوں کو بھی حقیقت پسندانہ انداز میں بیان کرتے ہیں۔ کرداروں کے داخلی تضادات اور ان کی نفسیاتی پیچیدگیاں ان کی کہانیوں کو گہرائی عطا کرتی ہے۔ ممتاز شیریں کرشن چندر کی نفسیاتی حقیقت نگاری کے بارے میں کہتی ہیں: "کرشن چندر نے انسان کی نفسیات کو گہرائی سے دیکھا ہے اور ان کے افسانوں میں انسانی نفسیات کے پیچیدہ مسائل کو بڑی خوبی سے پیش کیا ہے۔" [11]

### 2.4. زبان اور اسلوب کی حقیقت پسندی:

کرشن چندر نے حقیقت نگاری کے لیے ایک ایسے اسلوب اور زبان کا انتخاب کیا جو موضوع کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔ ان کی شاعرانہ طور پر سادہ، واضح اور رواں ہوتی ہے، جو واقعات اور حالات کو براہ راست بیان کرنے کے لیے ضروری ہے۔ [12] وہ عامیانہ زبان، محاورات، اور روزمرہ کی گفتگو کا استعمال کرتے ہیں، جو ان کے کرداروں اور ماحول کو زیادہ حقیقی بناتا ہے۔ یہ لسانی سادگی اور حقیقت پسندی ان کے فن کا ایک امتیازی نشان ہے۔ اور ممکن ہے اسی لئے اردو کے معروف قلم کار ڈاکٹر صادق پکارا انھیں کہ: "زبان و اسلوب کے لحاظ سے اردو کا کوئی افسانہ نگار ان کی ہم سری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔" [16]

### 2.5. مقصدیت اور سماجی شعور:

کرشن چندر کی حقیقت نگاری کا گہرا تعلق ان کے سماجی شعور اور اصلاح پسندی سے تھا۔ ان کا مقصد محض معاشرے کے مسائل کو دکھانا نہیں تھا، بلکہ قاری کو ان مسائل پر غور کرنے اور ان کے حل کے لیے سوچنے پر اکسانا تھا۔ ان کے افسانے ایک ایسے معاشرے کا خواب پیش کرتے ہیں جہاں مساوات، انصاف اور انسانی وقار کو اہمیت دی جائے۔ [13] یہ مقصد ان کی حقیقت نگاری کو ایک واضح سمت اور مقصدیت عطا کرتا ہے۔ سید احتشام حسین کرشن چندر کی حقیقت نگاری کو ان کی "ترقی پسند رومانیت" کا حصہ قرار دیتے ہیں جو سماجی حقائق سے منہ نہیں موڑتی۔ [17]

مختصراً، کرشن چندر کی افسانہ نگاری میں حقیقت نگاری ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔ وہ معاشرتی، معاشی، سیاسی، اور نفسیاتی حقیقتوں کو اپنے افسانوں میں بے باکی اور دردمندی سے پیش کرتے ہیں۔ ان کا انداز حقیقت نگاری تفصیلی مشاہدے، کرداروں کی گہرائی، اور سماجی شعور کا حامل ہے۔ یہ پہلو ان کے فن کو ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں جس پر وہ رومانیت کے عناصر کا اضافہ کرتے ہیں۔

### 3. کرشن چندر کے افسانوں میں رومانیت کے عناصر

کرشن چندر کی افسانہ نگاری میں حقیقت نگاری کے ساتھ ساتھ رومانیت کا ایک قوی اور دلکش دھارا بھی بہتا ہے۔ یہ رومانیت محض سطحی جذباتیت یا فرار پسندی نہیں، بلکہ زندگی کے جمالیاتی پہلوؤں کی تلاش اور انسانی روح کی لطیف کیفیات کا بیان ہے۔ کرشن چندر نے اردو ادب کی موجودہ رومانی روایت سے استفادہ کرتے ہوئے اسے اپنی تخلیقی حساسیت کے رنگ میں رنگا اور اپنے افسانوں میں ایک منفرد رومانوی فضا تخلیق کی۔ [2]

#### 3.1. فطرت نگاری:

کرشن چندر کی رومانیت کا سب سے نمایاں اظہار فطرت نگاری کی صورت میں ہوتا ہے۔ کشمیر کی حسین وادیوں، پنجاب کے سرسبز کھیتوں، پہاڑوں، جھیلوں، اور برف پوش مناظر ان کے کئی افسانوں کا لازمی حصہ ہیں۔ وہ فطرت کو محض ایک پس منظر کے طور پر بیان نہیں کرتے، بلکہ اسے ایک زندہ کردار کی حیثیت دیتے ہیں جو انسانی جذبات اور واقعات سے گہرے طور پر منسلک ہوتا ہے۔ [12] "کشمیر کی کہانیاں"، "نظارے"، جیسے افسانوی مجموعات اور "مہا کشمیری کاپل" جیسے افسانے فطرت کی خوبصورتی

کی ایسی دلکش تصویریں پیش کرتے ہیں کہ قاری ان کے سحر میں کھو جاتا ہے۔ [13] وہ فطرت کو محض بصری تفصیلات تک محدود نہیں رکھتے، بلکہ اس میں ایک خاص رومانوی اور جذباتی کیفیت پیدا کرتے ہیں، جو مناظر کو دلکش اور پرکشش بنادیتی ہے۔ کرشن چندر اکثر فطرت کے مناظر کو انسانی جذبات یا سماجی حالات کے لیے ایک علامت یا استعارے کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں، جو منظر نگاری میں حقیقت اور رومانیت کے امتزاج کی ایک اور صورت ہے۔ [14]

سن 1939ء میں کرشن چندر کا پہلا افسانوی مجموعہ "طلسم خیال" شائع ہوا، جس کا آغاز ایک پراثر افسانے "جہلم میں ناؤ" سے ہوتا ہے۔ بظاہر یہ ایک عام سفر کی کہانی ہے، مگر اس کے اندر ایک علامتی اور فکری جہت پوشیدہ ہے۔ یہ افسانہ نہ صرف ایک داستان ہے بلکہ کرشن چندر کی ادبی شناخت کا نقطہ آغاز بھی ہے۔ کرشن چندر نے اپنے مشاہدات کو افسانوی سانچے میں ڈھالتے وقت لاہور کی ہنگامہ خیز شہری زندگی اور کشمیر کی حسین وادیوں کو ذہن میں رکھا، ایک طرف تہذیب کی پیچیدگیاں، دوسری طرف قدرتی حسن کی بے مثال کشش۔ افسانے میں دو سفر بیک وقت چلتے ہیں: ایک زمینی، جو لاری میں طے ہوتا ہے، اور دوسرا آبی، جو ناؤ میں جاری ہے۔ لاری کے مختلف درجے معاشرتی اونچ نیچ کا استعارہ بن جاتے ہیں، جہاں ہر مسافر اپنی ایک الگ کہانی لے کر بیٹھا ہے۔ ناؤ کا سفر جیسے جیسے آگے بڑھتا ہے، کردار ایک ایک کر کے تہہ در تہہ کھلتے جاتے ہیں ایک بد صورت عورت، ایک تعلیم یافتہ لڑکی، ایک ماہی گیر کی آواز۔ لیکن جب ناؤ کنارے پہنچتی ہے، تو قاری کے سامنے ایک سوال ابھرتا ہے: کیا یہ صرف ایک جسمانی سفر تھا، یا روحانی جستجو کی علامت؟ کرشن چندر اس افسانے میں صرف کہانی کار نہیں، بلکہ ایک فکری مصور اور سماجی نقاد کی حیثیت سے ابھرتے ہیں۔

### 3.2. جذبات اور احساسات کی گہرائی:

رومانیت کا دوسرا اہم عنصر انسانی جذبات اور احساسات کی گہرائی کا بیان ہے۔ کرشن چندر نے عشق، محبت، ادا، تنہائی، اور یاسیت جیسے جذبات کو بڑے حساس اور لطیف انداز میں پیش کیا ہے۔ وہ کرداروں کے داخلی کرب، ان کی آرزوؤں، ان کے خوابوں، اور ان کی محرومیوں کو ہمدردی اور گہرائی سے بیان کرتے ہیں۔ [13] یہ جذباتی گہرائی ان کے افسانوں کو انسانی تجربے کی ایک وسیع ریشہ کا عکاس بناتی ہے۔ "طلسم خیال" جیسے افسانوی مجموعے (جہلم میں ناؤ پر، تالاب کی حسینہ، لاہور سے بہرام گلہ تک، مصور کی محبت جیسے افسانے) تخیل اور جذبات کی پرواز کی عکاسی کرتے ہیں، جہاں حقیقت کی دنیا کے ساتھ ساتھ ایک خوابناک اور رومانوی فضا بھی محسوس ہوتی ہے۔ [14] کرشن چندر کی رومانیت میں ایک مثالی پہلو بھی موجود ہے، جہاں وہ کرداروں یا حالات میں خوبصورتی اور امید کے پہلو تلاش کرتے ہیں، یہاں تک کہ انتہائی تلخ حالات میں بھی۔

### 3.3. شاعرانہ زبان اور اسلوب:

کرشن چندر کے رومانی اسلوب کا ایک اور اہم پہلو، ان کی زبان اور بیان کا استعمال ہے۔ ان کی نثر میں شاعرانہ نغسگی اور ایک خاص موسیقیت پائی جاتی ہے۔ وہ الفاظ کا انتخاب بڑی احتیاط سے کرتے ہیں اور ان کے جملوں میں ایک خاص روانی ہوتی ہے۔ [15] استعارے، تشبیہات اور علامتوں کا استعمال ان کے بیان کو مزید پرکشش اور گہرا بناتا ہے، جو رومانیت کا خاصہ ہے۔ یہ لسانی چابکدستی ان کے رومانی مزاج اور فنی حساسیت کا ثبوت ہے۔ کرشن چندر کی زبان میں ایک ایسی نرمی، لطافت اور شعریت پائی جاتی ہے جو ان کے رومانی مزاج کی عکاس ہے۔ کرشن چندر کی زبان میں ایک ایسا آہنگ ہے، ایسی موسیقیت ہے، جو پڑھنے والے کو مسحور کر لیتی ہے۔

### 3.4. موضوعات کا رومانوی پہلو:

کرشن چندر کی رومانیت کے موضوعات میں جمال پرستی، زندگی کی تلخیوں کے باوجود حسن کی تلاش، اور انسانی روح کی آزادی جیسے خیالات شامل ہیں۔ وہ اپنے افسانوں کے ذریعے یہ پیغام دیتے ہیں کہ زندگی اگرچہ مشکلات اور دکھوں سے بھری ہوئی ہے، لیکن اس میں خوبصورتی اور حسن کے پہلو بھی موجود ہیں جنہیں تلاش کرنے اور سراہنے کی ضرورت ہے۔ [16] ان کی رومانیت محض فرار نہیں، بلکہ حقیقت کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک ہتھیار ہے، جو انسان کو مشکل حالات میں بھی زندہ رہنے کی ہمت اور حوصلہ عطا کرتا ہے۔ گوپی چندر نارنگ کرشن چندر کی رومانیت کے بارے میں لکھتے ہیں: "کرشن چندر کے رومان کا کمال اس کی حقیقت سے آنکھ چرانے میں نہیں، بلکہ اسی حقیقت کو رومانیت کی آنکھ سے دیکھنے میں ہے۔" [9]

### 4. حقیقت اور رومانیت کا فنی امتزاج: تکنیکی تجزیہ

کرشن چندر کی افسانہ نگاری کا سب سے امتیازی وصف حقیقت اور رومانیت کا وہ حسین امتزاج ہے جو ان کے فن کو ایک منفرد پہچان عطا کرتا ہے۔ یہ امتزاج محض دو متضاد عناصر کا سطحی جوڑ نہیں، بلکہ ایک نامیاتی ملاپ ہے جو کہانیوں کو ایک خاص گہرائی، وسعت اور جمال بخشتا ہے۔ کرشن چندر نے مختلف فنی تکنیکوں کے ذریعے اس امتزاج کو ممکن بنایا۔ [14]

#### 4.1. منظر نگاری میں امتزاج:

کرشن چندر کی منظر نگاری اس امتزاج کا ایک نمایاں میدان ہے۔ وہ حقیقت پسندانہ مناظر، جیسے غربت زدہ گاؤں، قحط زدہ علاقے، یا شہروں کی گندی بستیاں، کو بیان کرتے وقت بھی رومانی یا شاعرانہ زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، "ان داتا" میں قحط کے مناظر کی ہولناکی کو بیان کرتے ہوئے بھی، وہ کرداروں کے باہمی انسانی ہمدردی اور قربانی کے لمحات کو ایک رومانی حساسیت سے پیش کرتے ہیں۔ [5] اسی طرح، "کشیر کی وادیوں میں" میں کشیر کے دلکش قدرتی مناظر کو کرداروں کی غربت اور مشکلات کے پس منظر میں پیش کیا گیا ہے، جو فطرت کے حسن اور انسانی دکھوں کے درمیان ایک جذباتی تضاد پیدا کرتا ہے۔ [12] یہ انداز حقیقت کی سختی کو کم نہیں کرتا، بلکہ اسے ایک جذباتی اور انسانی گہرائی عطا کرتا ہے۔ کرشن چندر اکثر فطرت کے مناظر کو انسانی جذبات یا سماجی حالات کے لیے ایک علامت یا استعارے کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں، جو منظر نگاری میں حقیقت اور رومانیت کے امتزاج کی ایک اور صورت ہے۔ [14] اس ضمن میں سید اعجاز حسین یوں رقم طراز ہیں:

"کرشن چندر حقیقت پسند اور زبردست حقیقت پسند ہیں، اگر وہ تنگ و تاریک گلیوں کا بھی ذکر کرتے ہیں تو ساتھ ہی ساتھ تیرہ و تار مناظر سے نکال کر روشنی اور کشادہ سڑکوں کی بھی سیر کر دیتے ہیں، اب یہ پڑھنے والے کی صلاحیت پر ہے کہ وہ نبض شناسی سے کام لے اور مصنف کی حقیقی ہمدردی کا اندازہ کر لے۔ [15]

#### 4.2. کردار نگاری میں امتزاج:

کرشن چندر کے کرداروں میں بھی حقیقت اور رومانیت کا امتزاج جھلکتا ہے۔ ان کے کردار عموماً عام لوگ ہیں جو حقیقی دنیا کے مسائل اور مشکلات کا سامنا کرتے ہیں وہ غریب ہیں، استحصال زدہ ہیں، یا سماجی نا انصافیوں کا شکار ہیں۔ یہ ان کی حقیقت پسندانہ تصویر کشی ہے۔ [4] لیکن ان ہی کرداروں میں اکثر ایک رومانوی یا مثالی پہلو بھی موجود ہوتا ہے۔ وہ خواب دیکھتے ہیں، آرزوئیں رکھتے ہیں، گہری محبت یا نفرت جیسے جذبات محسوس کرتے ہیں، یا زندگی کی تلخیوں میں بھی خوبصورتی تلاش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ [9] یہ ان کے اندرونی، رومانی دنیا کا عکس ہے۔ کرشن چندر ان کرداروں کو یک جہتی (flat) نہیں رکھتے، بلکہ ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں، جس میں ان کا حقیقت پسندانہ خارجی وجود اور ان کی رومانی داخلی دنیا دونوں شامل ہوتی ہیں۔ [14] مثال کے طور پر، "ایک گدھے کی سرگزشت" میں گدھے کا کردار ایک علامتی کردار ہے جو معاشرتی نظام پر طنز کرتا ہے، یہ حقیقت نگاری ہے۔ لیکن گدھے کی انسانیت پسندی، اس کے احساسات اور اس کی آرزوئیں ایک رومانوی اور ہمدردانہ پہلو رکھتی ہیں۔ [16] اسی طرح، "مہاکشتری کا پل" میں کردار حقیقی زندگی کے لوگ ہیں، لیکن ان کی امیدیں اور خواب کہانی میں ایک رومانوی اور علامتی رنگ بھرتے ہیں۔ [18]

#### 4.3. پلاٹ اور ساخت میں امتزاج:

کرشن چندر کے افسانوں کے پلاٹ عموماً حقیقی زندگی کے واقعات پر مبنی ہوتے ہیں، لیکن ان واقعات کو بیان کرنے یا ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورتحال میں وہ رومانی یا مثالی عناصر شامل کر دیتے ہیں۔ سماجی مسائل پر مبنی کہانیاں بھی اکثر انسانی جذبات کی گہرائی، محبت، یا قربانی جیسے رومانوی موضوعات سے منسلک ہوتی ہیں۔ "طلسم خیال" میں پلاٹ بظاہر حقیقی واقعات پر مبنی ہے، لیکن کہانی میں ایک تخیلاتی اور رومانوی فضا غالب ہے جو اسے عام حقیقت نگاری سے ممتاز کرتی ہے۔ [14] وہ اکثر پلاٹ میں ایسے واقعات یا موڑ شامل کرتے ہیں جو حقیقت میں کم ہوتے ہیں، لیکن کہانی کے رومانوی یا علامتی پہلو کو تقویت دیتے ہیں۔ پلاٹ کی ساخت میں بھی یہ امتزاج دیکھا جاسکتا ہے، جہاں ایک سادہ، خطی پلاٹ کے اندر رومانوی یا تخیلاتی وقفے شامل کیے جاسکتے ہیں۔

#### 4.4. زبان اور اسلوب میں امتزاج:

کرشن چندر کے فنی اسلوب میں حقیقت اور رومانیت کا امتزاج ان کی زبان کے استعمال میں سب سے زیادہ واضح ہے۔ ان کی نثر اگرچہ واضح اور رواں ہوتی ہے، جو حقیقت نگاری کے لیے ضروری ہے، لیکن اس میں شاعرانہ نفسی، لفظی خوبصورتی، اور مجاز و استعارے کا استعمال بھی ملتا ہے جو رومانیت کا خاصہ ہے۔ [15] وہ ایسے الفاظ اور جملے استعمال کرتے ہیں جو مناظر اور احساسات کو ایک خاص رنگ عطا کرتے ہیں۔ یہ زبان ان کے افسانوں کو ایک جذباتی اور جمالیاتی تاثیر دیتی ہے جو محض حقیقت نگاری کے



اسلوب میں کم یاب ہے۔ گوپی چندرنارنگ کے مطابق، کرشن چندر کا اسلوب "نغمہ ریز اور رومان پرور ہے، جس میں حقیقت کا رنگ جھلکتا ہے" [9]۔ یہ امتزاج ان کے بیان کو ایک خاص دلکشی اور اثر انگیزی عطا کرتا ہے، جو قاری کو کہانی کے ساتھ جذباتی طور پر منسلک ہونے پر مجبور کرتا ہے۔

## 5. منتخب افسانے: امتزاج کا عملی مطالعہ

کرشن چندر کے افسانوی مجموعے ان کے فنکارانہ ارتقاء اور ان کے اسلوب کی مختلف جہتوں کا آئینہ دار ہیں۔ ان میں سے بہت سی کہانیاں حقیقت اور رومانیت کے امتزاج کی بہترین مثالیں پیش کرتی ہیں۔ اس حصے میں ہم چند نمائندہ افسانوں کا تفصیلی عملی مطالعہ کریں گے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ کرشن چندر نے کس طرح مختلف فنی تکنیکوں کے ذریعے ان بظاہر متضاد عناصر کو کامیابی سے یکجا کیا۔

### 5.1. "ان داتا":

یہ افسانہ کرشن چندر کی سماجی حقیقت نگاری کا ایک شاہکار ہے۔ [5] قحط، بھوک، اور انسانی مصیبت کی ہولناک حقیقت کو بیان کرتے ہوئے، کرشن چندر انسانی ہمدردی اور کرداروں کی باہمی قربانی کے لمحات کو ایک گہرا جذباتی اور رومانوی رنگ دیتے ہیں۔ افسانے میں بھوک اور موت کے سائے میں بھی، انسانی روح کی پلک، باہمی محبت، اور وقار کو اجاگر کیا گیا ہے، جو ایک رومانوی پہلو ہے۔ زبان سادہ مگر با اثر ہے، اور بعض مقامات پر شاعرانہ نثر کا استعمال دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ حقیقت اور رومانیت کا امتزاج افسانے کو محض ایک دستاویزی رپورٹ ہونے سے بلند کر کے ایک گہرے انسانی المیہ کی صورت عطا کرتا ہے، جہاں سماجی حقیقت پسندی کو انسانی جذبات اور احساسات کی رومانی گہرائی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

### 5.2. "کشیر کی کہانیاں":

کرشن چندر کا یہ مجموعہ فطرت نگاری اور رومانیت کی ایک عمدہ مثال ہے، لیکن اس میں حقیقت کے عناصر بھی شامل ہیں۔ کرشن چندر کی شخصیت اور اس کا تخلیقی مزاج کشیر کے جادوئی مناظر میں گندھا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ بچپن کی حسین وادیوں میں گزری ساعتیں محض یادیں نہ رہیں بلکہ اس کے افسانوں کی روح بن گئیں۔ اس کی تحریریں کشیر کی فضاؤں کی مانند نرم و نازک، اور اس کے چشموں کی طرح شفاف ہیں۔ گویا کشیر نے صرف اسے موضوع عطا نہیں کیا بلکہ اس کے فن میں ایک دائمی جمالیاتی رچاؤ بھی شامل کر دیا۔ تاہم کرشن چندر کا افسانہ نگار بننا صرف کشیر کے حسن کا فیضان نہ تھا، بلکہ بیماری کی تنہائی بھی اس تخلیقی سفر کی سنگ میل بنی۔ ایک کمرے کی چار دیواری، مسلسل علالت، اور محرومی کی وہ کیفیت جس میں کتاب پڑھنے کی طاقت بھی نہ رہی، اسے فکر و تخیل کے ایسے سفر پر لے گئی جہاں زندگی، موت، ماں باپ کی محبت، قدرتی مناظر، اور کشیری محنت کشوں کا دکھ اس کے اندر ایک نیا کائنات بنانے لگا۔ بیماری کے بستر پر لیٹے لیٹے اس کے اندر ایک ایسا احساس دل بیدار ہوا جو نہ صرف اپنا بلکہ دنیا کا درد بھی محسوس کر سکا اور یہی درد اس کے فن کا اصل سرچشمہ بنا۔

کشیر کے حسین مناظر کو بیان کرتے ہوئے بھی، کرداروں کی غربت، ان کے روزمرہ کے مسائل، اور ان کی مجبوریوں کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ [12] فطرت کا حسن کرداروں کے دکھوں کے لیے ایک پس منظر کا کام کرتا ہے، جو ایک جذباتی تضاد پیدا کرتا ہے اور کہانی میں گہرائی شامل کرتا ہے۔ اس طرح، رومانوی فضا حقیقت کو زیادہ نمایاں اور اثر انگیز بناتی ہے۔ کرشن چندر اس حقیقت کو بیان کرتے ہیں کہ فطرت کی خوبصورتی انسانی مصیبت کو ختم نہیں کر سکتی، لیکن یہ انسان کو زندہ رہنے کی ہمت اور حوصلہ عطا کر سکتی ہے۔

### 5.3. "مہاکشی کا پل":

یہ افسانہ گاؤں کے پس منظر اور کرداروں کی حقیقت پسندانہ تصویر کشی کے ساتھ، پل پر ہونے والے واقعات کو ایک رومانوی اور علامتی رنگ دیا گیا ہے جو انسانی تقدیر اور امید کا عکاس ہے۔ [18] یہ افسانہ ایک امید بھری فضا رکھتا ہے، جہاں حقیقت کے سخت حالات میں بھی امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا گیا۔ کہانی میں پل ایک علامت کے طور پر استعمال ہوا ہے جو انسانی زندگی کی مشکلات اور امیدوں کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔

**5.5. "قلم تراش":**

یہ افسانہ کرشن چندر کی رومانیت اور حقیقت کا ایک اور امتزاجی نمونہ ہے۔ اس میں ایک غریب قلم تراش کی زندگی کی جدوجہد اور اس کے فنکارانہ خوابوں کو بیان کیا گیا ہے۔ غربت کی حقیقت اور فنکارانہ آرزوؤں کا رومانوی پہلو یہاں ایک ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ افسانے کی زبان میں بھی حقیقت پسندانہ تفصیلات اور رومانوی حساسیت کا امتزاج پایا جاتا ہے۔

**5.6. "بہمنی کی شام":**

یہ افسانہ بہمنی شہر کی گرمی کی شام کا دلکش منظر پیش کرتا ہے، جو رومانوی ہے۔ لیکن اس منظر کے پس منظر میں شہر کے لوگوں کی زندگی کے حقائق اور ان کے مسائل بھی موجود ہوتے ہیں۔ [19] شہری زندگی کی حقیقت اور اس کا حسن یہاں ایک دوسرے سے مربوط ہیں، جو کہانی کو ایک خاص گہرائی عطا کرتا ہے۔ یہ افسانہ کرشن چندر کی اس صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ شہری زندگی کے مناظر میں بھی جمال اور گہرائی تلاش کر سکتے ہیں۔

**5.7. "لاٹ صاحب":**

یہ افسانہ برطانوی دور کے ہندوستان کی سماجی اور سیاسی حقیقتوں کو پیش کرتا ہے۔ لاٹ صاحب کا کردار اور ان کے ارد گرد کا ماحول حقیقت پسندانہ ہے۔ لیکن کہانی میں غریب ہندوستانیوں کے جذبات، ان کی آرزوئیں، اور ان کے باہمی تعلقات کا بیان ایک رومانوی اور ہمدردانہ پہلو رکھتا ہے۔ [22] یہ افسانہ اقتدار کی حقیقت اور انسانی جذبات کی گہرائی کا امتزاج پیش کرتا ہے۔

5.8. "طلسم خیال": کرشن چندر کے اس مجموعے میں "طلسم خیال" اہمیت کا حامل ہے، جس کی نمایاں خصوصیت اس میں موجود رومانوی فضا ہے۔ کرشن چندر کی شعری زبان اور تخیلاتی انداز یہاں غالب ہے۔ ان کی نثر میں لفظی خوبصورتی اور نفسی محسوس ہوتی ہے۔ تاہم، یہ مجموعہ صرف رومانیت تک محدود نہیں۔ اس میں کچھ ایسے افسانے بھی شامل ہیں جو سماجی اور اقتصادی مسائل کا اشارہ دیتے ہیں، اگرچہ براہ راست انداز میں نہیں۔ یہ پہلو کرشن چندر کے فن میں حقیقت اور رومانیت کے امتزاج کا ابتدائی نمونہ پیش کرتا ہے۔ "طلسم خیال" کرشن چندر کی رومانیت، شعری زبان، اور حقیقت کے ابتدائی اشارات کا ایک اہم مجموعہ ہے جو ان کے ادبی ارتقاء کو سمجھنے میں مددگار ہے۔

**6. کرشن چندر کے امتزاجی اسلوب پر تنقیدی آراء:**

کرشن چندر کے افسانوں میں حقیقت اور رومانیت کے امتزاج پر مختلف ناقدین نے اپنی آراء کا اظہار کیا ہے، جو ان کے فن کو سمجھنے کے لیے ایک اہم ذریعہ ہیں۔

**6.1. گوپی چند نارنگ:**

گوپی چند نارنگ کرشن چندر کے اسلوب کے امتزاجی پہلو کو سراہتے ہیں۔ وہ ان کے رومانوی اسلوب کو حقیقت سے آنکھ چرانے کے بجائے اسے حقیقت کو دیکھنے کا ایک نیاز و یہ قرار دیتے ہیں۔ [9] ان کے خیال میں، یہ امتزاج کرشن چندر کے فن کی انفرادیت اور تاثیر کا باعث ہے۔ وہ کرشن چندر کی زبان کی نفسی اور شاعرانہ نثر کی تعریف کرتے ہیں۔

**6.2. اعجاز حسین:**

اعجاز حسین کرشن چندر کی افسانہ نگاری میں حقیقت اور رومانیت کے ملاپ کو تسلیم کرتے ہیں۔ وہ ان کے فن کی اس خصوصیت کو ایک ایسی گہرائی قرار دیتے ہیں جو محض حقیقت نگاری سے ممکن نہیں۔ وہ خاص طور پر ان کی زبان اور بیان کے استعمال میں اس امتزاج کو نمایاں پاتے ہیں۔ [15] ان کے نزدیک کرشن چندر کا اسلوب حقیقت اور رومانیت کا حسین سنگم ہے۔

**6.3. حسنین سیالوی:**

حسین سیالوی کرشن چندر کی افسانہ نگاری میں حقیقت پسندی پر گہرائی سے بحث کرتے ہیں۔ وہ ان کے افسانوں میں معاشرتی اور سیاسی مسائل کی عکاسی کو اہمیت دیتے ہیں۔ [4] ان کی تحقیق بھی اس امتزاجی پہلو کو زیر بحث لاتی ہے، اور وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ کرشن چندر نے کس طرح حقیقت نگاری کو رومانوی عناصر سے آمیخت کر کے پیش کیا۔ [14] وہ کرشن چندر کے اسلوب کو فنی مہارت اور انسانی ہمدردی کا عکاس سمجھتے ہیں۔

#### 6.4. ڈاکٹر سید احتشام حسین:

احتشام حسین، جو ترقی پسند تحریک کے ناقدین میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں، کرشن چندر کے فن کا تجزیہ کرتے ہوئے ان کے یہاں حقیقت نگاری کے ساتھ رومانیت کے امتزاج کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ وہ اس امتزاج کو کرشن چندر کی فنکارانہ انفرادیت کا حصہ سمجھتے ہیں، اگرچہ ان کا بنیادی زور کرشن چندر کی سماجی حقیقت نگاری پر ہے۔ [17] وہ کرشن چندر کی رومانیت کو حقیقت سے منسلک پاتے ہیں اور اسے ان کی "ترقی پسند رومانیت" کا حصہ قرار دیتے ہیں۔

#### 6.5. محمد حسن عسکری:

محمد حسن عسکری کا نقطہ نظر قدرے مختلف ہے۔ وہ کرشن چندر کی رومانیت کو بعض اوقات ان کی حقیقت نگاری پر حاوی سمجھتے ہیں اور اسے فنی کمزوری قرار دیتے ہیں۔ تاہم، یہ ایک اقلیتی رائے ہے اور زیادہ تر ناقدین اس امتزاج کو کرشن چندر کے فن کی طاقت سمجھتے ہیں۔ [21]

#### 6.6. دیگر ناقدین:

کرشن چندر کے فن پر کام کرنے والے دیگر ناقدین میں بھی حقیقت اور رومانیت کے امتزاج کو ایک اہم پہلو کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ [23] مختلف ناقدین نے اس امتزاج کی مختلف صورتوں، اس کے اثرات، اور اس کی ادبی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ بعض ناقدین نے اس امتزاج کو ایک کامیاب تجربہ قرار دیا ہے جو کرشن چندر کے فن کو گہرائی اور وسعت بخشتا ہے، جبکہ بعض نے اسے ان کے فن کی کمزوری یا بے ترتیبی بھی سمجھا ہے۔ [21] تاہم، غالب اکثریت اس امتزاج کو کرشن چندر کی انفرادیت اور ان کے فن کی گہرائی کا ایک اہم عنصر مانتی ہے۔ [6] یہ تنقیدی آراء کرشن چندر کے امتزاجی اسلوب کی اہمیت اور اس کے مختلف پہلوؤں کو واضح کرتی ہیں۔

#### 7. حاصل تحریر:

1. یہ مقالہ کرشن چندر کے افسانوں میں حقیقت اور رومانیت کے امتزاج کے فنی مطالعے پر مبنی تھا۔ اس مطالعے کے ذریعے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ کرشن چندر کی افسانہ نگاری کا سب سے نمایاں اور امتیازی وصف ان دو بظاہر متضاد ادبی رویوں کا کامیاب امتزاج ہے۔
2. کرشن چندر نے ترقی پسند تحریک کے مقاصد سے ہم آہنگی رکھتے ہوئے معاشرتی حقیقتوں، غربت، استحصال، اور سماجی ناہمواری کو اپنے افسانوں کا موضوع بنایا۔ ان کی حقیقت نگاری میں گہرائی، بصیرت، اور سماجی شعور پایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی، انہوں نے رومانیت کے عناصر جیسے فطرت نگاری، جذبات کی گہرائی، اور شاعرانہ زبان کو بھی اپنے فن میں شامل کیا۔ یہ عناصر ان کی کہانیوں کو جمالیاتی خوبصورتی اور جذباتی تاثیر عطا کرتے ہیں۔
3. اس امتزاج کا فنی تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ کرشن چندر نے مختلف تکنیکوں کے ذریعے ان دو عناصر کو یکجا کیا۔ وہ حقیقت پسندانہ مناظر کو رومانوی زبان میں بیان کرتے ہیں، کرداروں میں حقیقی مسائل اور رومانوی احساسات دونوں کو پیش کرتے ہیں، اور پلاٹ میں سماجی حقیقت کو رومانوی تھیمز سے جوڑتے ہیں۔ یہ فنی مہارت ان کے فن کی پختگی اور انفرادیت کا ثبوت ہے۔ منتخب افسانوں کا مطالعہ اس امتزاج کی مختلف صورتوں کو واضح کرتا ہے، جہاں کہیں حقیقت غالب ہے اور کہیں رومانیت، لیکن دونوں کا ملاپ کہانی کو ایک خاص رنگ دیتا ہے۔
4. ناقدین کی آراء بھی اس امتزاج کی اہمیت کو تسلیم کرتی ہیں۔ بیشتر ناقدین اسے کرشن چندر کے فن کی گہرائی، وسعت، اور انفرادیت کا باعث سمجھتے ہیں۔ یہ امتزاج کرشن چندر کی افسانہ نگاری کو محض ایک دبستان تک محدود نہیں رکھتا، بلکہ اسے اردو ادب کے وسیع تر تناظر میں ایک اہم مقام عطا کرتا ہے۔
5. نتیجتاً، کرشن چندر کے افسانوں میں حقیقت اور رومانیت کا امتزاج ان کے فن کا ایک بنیادی اور لازمی حصہ ہے۔ یہ امتزاج ان کی کہانیوں کو فکری اور جذباتی، دونوں سطحوں پر موثر بناتا ہے اور انہیں اردو فکشن کے ان چند اہم ناموں میں شامل کرتا ہے جنہوں نے اپنے فن میں نئے امکانات کو روشن کیا۔ کرشن چندر کی



افسانہ نگاری اس بات کا ثبوت ہے کہ بظاہر متضاد ادبی رویوں کو کامیابی سے یکجا کر کے ایک ایسے فن پارے کی تخلیق کی جاسکتی ہے جو بیک وقت بصیرت افروز، دلکش، اور انسانی تجربے کا بھرپور عکاس ہو۔ ان کا فن آج بھی اردو ادب کے لیے ایک مثال کی حیثیت رکھتا ہے۔

#### حوالہ جات و کتابیات:

1. خلیب نیازی، کرشن چندر کے افسانوی ادب میں حقیقت نگاری، دہلی: ماڈرن پبلشنگ ہاؤس، 1991۔
2. شفیق اعظمی، "کرشن چندر کی افسانہ نگاری"، لکھنؤ: نصرت پبلشرز، 1990۔
3. گوپی چند نارنگ، اردو افسانہ: روایت اور مسائل، نئی دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، 1981۔
4. خلیب نیازی، حوالہ نمبر 1، ص. 124۔
5. کرشن چندر، "ان داتا"، نئی دہلی: ایڈیٹریل پبلشرز، 2004۔
6. کرشن چندر، "جمنا بہتی رہی"، لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، 2001۔
7. کرشن چندر، "پشاور ایکسپریس"، لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، 2003۔
8. خلیب نیازی، حوالہ نمبر 1، ص. 293۔ آئیناً
9. خلیب نیازی، حوالہ نمبر 1، ص. 178۔ آئیناً
10. فیض الرحمن، "کرشن چندر کی افسانہ نگاری"، ادبی دنیا، لاہور: ادارہ ادبیات، 1960۔
11. فیض الرحمن، حوالہ نمبر 10، ص. 46۔ آئیناً
12. خلیب نیازی، حوالہ نمبر 1، ص. 124۔ آئیناً
13. خلیب نیازی، حوالہ نمبر 1، ص. 125۔ آئیناً
14. خلیب نیازی، حوالہ نمبر 1، ص. 124، 282۔ آئیناً
15. اعجاز حسین، تاریخ ادب اردو، لکھنؤ: ادارہ فروغ اردو، 1965۔ ص. 355
16. ڈاکٹر صادق، ادب کے سروکار، دہلی: شر آف سیٹ پریس، 1996۔ ص. 88
17. سید احتشام حسین، تنقید اور عملی تنقید، لکھنؤ: اتر پردیش اردو اکادمی، 2005۔
18. کرشن چندر، "مہاکشمی کاہل"، اردو کے تیرہ افسانے، مرتب: اطہر پرویز، علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، 1983۔
19. کرشن چندر، "بمبئی کی شام"، الہ آباد: کسم پبلیکیشنز، 1975۔
20. سید احتشام حسین، "افسانہ نگاری"، تنقیدی جائزے، لکھنؤ: احباب پبلشرز، 1956۔ ص. 40
21. محمد حسن عسکری، "افسانہ نگاری"، جھلکیاں، لاہور: مکتبہ الروایت، 1981۔ ص. 22
22. کرشن چندر، "لاٹ صاحب"، لاٹ صاحب اور دیگر افسانے، دہلی: مکتبہ جامعہ، 1952۔
23. نذیر احمد، احتشام حسین: شخصیت اور فن، دہلی: غالب انسٹی ٹیوٹ، 2017۔ ص. 30